ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — یکم جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ رجون ۱۹۰۷ء — نمبر (۲۴)

سر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قادیان میں عہ · فی پرچہ ۲ر · گورنمنٹ ۲۰ · ازلیقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قسم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عار پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — ہے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ بعد بیعت آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ر جون ۱۹۰۶ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین پہونچا۔ جسمین آپنے ۱۴ر اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب مین آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپکیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تہا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تہا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے بدین خیال کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کے برخلاف تو کرنا ہی نہین۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کرین کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے تعیّن عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیّت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب مین آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرط تھے وہ سب بسبب تمہارے اقدام پلٹنے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپکیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دہمکی۔ کہ مین یہ کہون گا وہ یہ لکھونگا۔ سو اس کا کسی کو یہان خوف نہین۔ آپکا جو جی چاہے کہین اور اسی تقوے سے کام لے کر کہین جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جہوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اس مین کچھ نہ کچھ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکھے جاتے ہین۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہین ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ جتنے سالون سے آپنے اس مخالفت مین کمر باندہی ہے اب تک یہان کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندون سے رک نہین سکتے آپکا جہان تک جی چاہے زور لگائین اور دوسرون کو بھی ساتھ ملائین اور یاد رکہین کہ جیسا آج تک کچھ بگاڑ نہین سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ ۵ر مئی ۱۹۰۶ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلباء واسٹروان کو ایام تعطیلات مین چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈ ماسٹر وسکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائے گی اور ایک رسید بک بھی ساتھ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت مین بذریعہ بدر عرض کرتا ہون کہ ان طلباء کی حتے الامکان مدد کرین اور انہین خالی ہاتھ نہ لوٹادین۔

آپکا صادق۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان۔ ۲۔ محمد صادق۔ ۳۔ خدابخش۔ ۴۔ غلام حسین۔ ۵۔ امجد حسین۔ ۶۔ مستری عبدالرحمن۔ ۷۔ عبدالمجید۔ ۸۔ فضل دین۔ ۹۔ میان محمد۔ ۱۰۔ عبدالغنی ۱۱۔ عبدالستار۔ ۱۲۔ الطاف حسین۔ ۱۳۔ ولی اللہ۔ ۱۴۔ عبدالرحمن۔ امرتسری۔ ۱۵۔ احمد علی۔ ۱۶۔ عبدالعزیز ۱۷۔ فخرالدین۔ ۱۸۔ جناب ماسٹر عبدالحق صاحب۔ ۱۹۔ ماسٹر عبدالرحیم۔ ۲۰۔ غلام قادر۔ ۲۱۔ ملک عبدالرحمن۔ ۲۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اخبار مین صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ مین بھی اس مضمون سے موافق ہون بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجھکو بھی بوجہ تجارت کے کہ تھوڑے عرصہ سے دوکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہین۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہو جاوے یا مرتب ہو جائے تو خالی از فائدہ نہین۔ مین نے حاجی عبدالرحمان اللہ رکھا ساجن کمپنی کو دو ایک خط لکھے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے پہر حال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بھی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بھیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلوات ہونے سے آسانی ضرور ہو سکتی ہے دوسرے کے نقصان اٹہانے سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکہوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ہے اور مجلد کی ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اس کی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۸ر کیگئی ہے اور مجلد کی ۱۲ر ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پہر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلبا کیواسطے کیگئی تہی مگر بعد مین مجھے خیال آیا کہ اس کو اخیر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہین اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کرین۔ درخواست ۳۰ر جون تک دفتر مین پہونچ جانی چاہیئے۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتیں

استخارہ ۸۔ جون ۱۹۰۷ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ کہ آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ اس لیئے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہوکر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں درنہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بدرسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا۔ جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتداء سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے۔ حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں آکر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جس علم و عقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں۔ اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت۔

مولوی فیروز الدین ڈسکوی مرحوم عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے۔ تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے۔ پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑی تعریف کی۔ کہ وہ ہم میں عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی۔ شریف۔ لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لاچکا۔ تو پھر لگے کھسیانے ہوکر عیب چینی کرنے۔ مولوی فیروز الدین بہت سی کتابوں کے مصنف اور علم و فضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ آپ پکے احمدی تھے۔ چنانچہ ماہ مارچ میں میرے سامنے انہوں نے دارالامان میں حاضر ہوکر بیعت بھی کی۔ اور اس سے پہلے خط بھی آیا۔ کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا۔ بعد ازاں خدا تعالیٰ کی نہاں درنہاں مصلحتوں سے وفات پاگئے مگر ہمنے یہ بات ظاہر کی تا دیکھیں۔ کہ علماء کی ان کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہیں۔ اب جبکہ کئی اخباروں میں ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہیں۔ جن میں انہیں اعلیٰ درجہ کا عالم و فاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ان کی موت سے صدمۂ قلب ہے واقع ہوئی تو ہمیں یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے۔ اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ ماریگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتیں احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب ہیں ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (اکمل)

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات علامۃ نور الدین کے لخت جگر عبد الحی نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے۔ جسے میں نہایت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان میں رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہوں۔ (اکمل)

اللہ ایک ہے۔ اللہ رحمٰن رحیم ہے۔ اللہ غیب ہے، اللہ ہمارا سب کا مال ہے۔ قرآن سیکھنا اسپر چلنا۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ چوری نہ کرنا۔ عبد الحی

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہوسکتا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا جواب دیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ اندریں صورت باوجود شرک فی الصفات کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہوسکتا ہے۔ قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دیگئی ہے۔ وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے۔ ثبوت منشاء اس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے۔ کہ مباہلات اور مقابلات میں حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے۔ جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے۔ پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی۔ اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہیں۔ پس مخالفین کی امامت کیونکر درصورت عدم فاتحہ جائز ہوسکتی ہے۔

حقیقۃ الوحی قاضی آل محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق میں کچھ اقتباس کرتا ہوں۔ از جانب خاکسار سراپا انکسار رفیقہ حقیر سید آل محمد خادم حضور پرنور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے۔ کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لیکر بغور تمام از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب و غریب پایا۔ جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلۂ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ جس میں مکذبین سلسلۂ حقہ کا انجام اور یہ ... جس جس کو عقوبات مخالفت کرکے اور مامور من اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کرکے اس دنیا ناپائدار میں پہونچے ہیں وہ بھی اس میں درج ہوگئے۔ کمال خواہش تھی۔ سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحیں ہیں۔ وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ مگر جو شقی ازلی ہیں۔ ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ اب حجت ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا و دین سے محفوظ رکھے۔ اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں۔ سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں۔ حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہو گیا۔ اب مرض کم ہوگیا ہے۔ اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی۔ مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہوگئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ جس وقت دعا کی گئی۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرمادی۔ دو روز میں آرام ہوگیا۔ یہ حضور کے دو معجزہ ہیں۔ بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی۔ خداوند عالم کا شکر ہے۔

مبارک۔ مرزا عباس علی صاحب ریکو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۹ ؍ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا۔ جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ہانگ کانگ ۱۳ اپریل ایک گھاٹی کے گرد مقام لاثمون کے کلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی روشنی نظر آتی رہی۔ کہ گویا آگ جل رہی ہے۔ ۱۴ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا۔ بہت لمبا جلتا ہوا قطب کیطرف چلا گیا۔ ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی۔ (سراج)

— غازی پور میں سٹیشن دولہا پور ...... جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے۔ ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی۔ (یونین گزٹ)

مرید کیون نہ مرا۔ فلان کیون مرا۔ ان نادانون نے سمجہا ہی نہین کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کیوقت مین جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تہی۔ جیساکہ اس آئت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کررہے ہین اور اس کی نوعیت پوچھتے ہین۔ انہین بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ۶۵)۔ یعنی وہ قادر ہے۔ کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا تمہین دو فریق بنا دے اور ایک کو دوسرے کی جنگ کا مزہ چکہا دے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرماکر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ۵) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکہو۔ کہ اس مین صحابہ بہی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہین کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہی تلوار تہی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہین ہلاک شدہ بلاتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تہی۔ جیساکہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس مین سر کیا تہا۔ آؤ مین تمہین بتادُن۔ کہ جو فریق میدان مین بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانون کو کبہی کوئی نہین گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمے کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی تو شہید ہونیوالے صحابہ کو اموات نہ کہا گیا۔ بلکہ وہ زندہ کہلائے۔ پس بعینہ اسی طرح طاعون بہی ایک تلوار ہے جو موافق ومخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکہئے۔ کہ کونسی قوم بڑہ رہی ہے۔ مخالفون مین سے کئی مرگئے اور کئی ہماری طرف آگئے۔ مگر ہم مین سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیساکہ آئت آلہی کا منشاء ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہین۔ اور انہین مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہین اور رزق دئے جاتے ہین۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تہا۔ مین یقیناً جانتا ہون کہ جہان جہان احمدی بہائی ہین۔ ان مین اور ان کے مخالفین مین ایک امتیاز رکہا جاتا ہے جیساکہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ وہان دوسری دفعہ طاعون ہوئا۔ پچہلی دفعہ ہم احمدیون سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بہی کوئی علی الاعلان اپنے تئین احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہین مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مرچکے ہین چہچہا نوالی مین (۵۲۶) یہ کیون ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ مین کس قوم کے ساتہ ہون اس نے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بہی دکہایا وہ کیا؟ کہ نوجوان عزیز بہائی کو طاعون ہوگیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچہہ تو ابا جان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچہہ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت مین مجہہ سے سوائے اس کے کیا بن آتا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کرون۔ چنانچہ اس رحیم وکریم انسان کامل نے مجہہ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ۵ رمئی کو جب مجہے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو مین نے عاجزی سے ایک گذارش بہیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پہر بہت دعا کرونگا جب بلا نازل ہو جاتی ہو تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہرحال دعا کرونگا۔ آج تہجد اور صبح کیوقت بہت دعا کی تہی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہو بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بہروسہ رکہین اور خود بہی دعا کرتی رہو۔ مرزا غلام احمدؐ۔ بہتر ہے وہ جگہ چہوڑ دین باہر میدان مین چلے جاوین۔

اس خط کو دیکہہ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجہے مبارکباد دیدی۔ کہ بس اب صحت سمجہو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تہا۔ کہ ہولِک جبہی غیر معمولی توجہ فرماتے ہین جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہوچکتا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چہتیس (۳۶) دن پہلے مجہے کہا گیا تہا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی ہی جنہین یہ مرض ابتدائی مرحلہ مین تہا۔ صحت یاب ہوگئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تہی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی ودموی واقعہ ہوا ہے۔ پہر گلٹیان بجائے ایک کے دو۔ اور سب سے بڑہکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تہا بلکہ بوجہ ایک گاؤن کے اندر وکاندارون کے باہر بہاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تہی صرف دعاؤن پر زور تہا۔ جنہون نے اپنا اثر دکہایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت مین مین وہ چٹہیان چہاپتا ہون جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئین۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ ۷ رجون ۱۹۰۷ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ مین شامل ہونے کیواسطے میرے ساتہ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علیٰ نعمائہ وآلائہ کہ اس آیۃ اللہ دیکہنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑہ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤن سے بلکہ میری دید وشنید کے مریضون سے نہین بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچہہ کہتا اور کلام سمجہہ مین نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑہنا کہ ورم ادہر جگر تک اور ادہر زانون کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا بول وبراز کا متورم ہوجانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تہے اور دیکہنے والے ایسی برائے یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی دم دلی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس مین گیا جس نے موت موت منہہ سے نکالا صرف دل مین یہی تہی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہو اگر آپنے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچگیا۔ آپنے فرمایا تہا کہ مین محمد نور کے لئے سجدہ مین بہی دعا کرتا ہون۔ فالحمد للہ علیٰ اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکہہ لاکہہ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپکے اہل بیت پر۔

حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہائت ادب وتعظیم سے حضور عالیجاہ کیخدمت مین آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمین بہی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد مین آج جمعہ پڑہنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہوگئے اور وہ سخت شرمندہ ہین۔ ہمین بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تہی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہین۔ انہون نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تہا۔ بس اگر کچہہ امید تہی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلاریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بہی اگر محمد نور کی اس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی بنا غور کرے۔ تو وہ اللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہوجائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت منہہ مین ڈالتے اور چپ ہین۔ خدا کے معطر ومطہر مسیح تجہہ پر درود وسلام تو نے میرا لوٹا ہوا باندہ لگادیا اور میرے ابا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہین۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکریہ سے عہدہ برآ ہوسکے۔ یہ سب کچہہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ مین دوا اور معجزون کا بہی گواہ ہون جن مین ایک

دیری فوات کے متعلق ہے۔ کہ مین آٹہہ سال برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطباء کی رائے ہوگئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کہانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازان میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اُسے تپ دق تہا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو لینے گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ مجہی کوئی لاکہہ روپیہ بہی دے تو مین قادیان سے باہر نہین نکلونگا۔ اسی کیحالت مین حضرت کیخدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا مین دعا کرونگا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تہا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام ونشان نہ تہا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہیر الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

مسدس درعرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور | رنج و الم سے سخت پریشان و ناصبور
دریائے غم کا ہوگیا مشکل اُسے عبور | اپنے کرم سے پار لگہا دُ اُسے حضور
ہرچند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہو
دارالامان مین لیک شفا کیا محال ہو

تشخیص مین مرض کی نہ دقت اٹھایئے | بیمارِ عشق ہون مجھے دارو پلایئے
مدمان مدد کا کوئی نسخہ بتایئے | اس قیدِ غم سے اب مجھے جلدی چھڑایئے
ہان جلد ہو۔ کہ حسرتِ دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ دلِ بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھ عجب بیوفائی کی | اول دکھائی شان ہر اک دلربائی کی
پر تعذ کچھ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی | ہرچند اس مین بو نہین ہو آشنائی کی
پر کیا کرون کہ موہنی سی۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمن صبر و شکیب تھی

مین بھی بشر تھا اس کے مین جھکپے مین آگیا | اس کی ادائے ناز مین دل کو پھنسا دیا
پر دل جلون کو عیش مُیسر کہان بھلا | قسمت مین رنج و غم تھا۔ وہی پیش آگیا
گذری نہ مجھ سے چھُو کے کبھی بھیر ہوائے عیش
عشرتکدہ ہُوا مرا ماتم سرائے عیش

یُون جال مین پھنسا دیا۔ تن من جلا دیا | اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس مین بسیرا تھا۔ وہ نشیمن جلا دیا | دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آب کرم سے بجھایئے
ہون تشنہ کام۔ مجھ کو مےِ حق پلایئے

بھاتی نہین یہ مجھ کو زمانے کی چال ہے | بگڑی ہوئی ہر اک کی یہان چال ڈھال ہو
کوئی نہین یہان جسے فکر مآل ہے | کشتی ہو ان کی پار۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے نورِ حق کو دلون سے اٹھا دیا
اس روشنی نے ان کی مرا دل بجھا دیا

عیسائی کہتے ہین ستم ناروا کیا | پُورِ خدا یہود نے سولی چڑھا دیا
اسلام والے کہتے ہین پھر یوُز اٹھا لیا | عیسےٰ کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمدؐ سے یہ بڑھاتے ہین عیسےٰ کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہین اُسے اللہ کا مرتبہ

آ اے مثیل عیسےٰ نظر کوئی دم کرو | تیغ قلم سے جھوٹون کے سر کو قلم کرو
اے چودہوین صدی کے مجدد کرم کرو | کہدو۔ انہین کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائین تا جو تفرقے خیر الامم مین ہین
سب جمع طاقتین ترے زور قلم مین ہین

ہر کا تیری ایک زمانہ تھا منتظر | لاکھون گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر | اسلام کے جہاز کو اک دم مین پار کر
اے آنکہ فرشِ راہ تو این ہر دو چشم ما نعمت اللہ گوہر چنیوٹ
خوش آمدی بیا کہ سہلا مرحبا

تشفی بذریعہ کشف

بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہا۔ عرصہ چار سال سے اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہُوا اور ان ہی دنون مین جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا خیال آیا۔ ادہر۔ یہ دنیا تو ایک مکار اور دغاباز ہے اور سراسر ایک دہوکے کا گندان ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپائدار دنیا سے سخت بیزار ہوگیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کچھ آگاہ ہون۔ عالیجاہا۔ یہ عاجز اسی فکر مین شب و روز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن مین ماہر دیکھتا فوراً اس کی خدمت مین باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکون۔ عابدون اور عالمون کی ہر وقت صحبت مین رہتا۔ مگر افسوس۔ کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازاں عام لوگون نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کیا کہ فلان فلان جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہین۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بملک پھرنے لگا۔ مگر افسوس۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ متلاشی جاتا وہان وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ الٹے الٹے ان کے خیالات دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک رات سویا ہُوا تھا۔ خواب دیکھتا ہون کہ مین ایک بڑے سے جنگل مین پھر رہا ہون اور اس تمام جنگل مین اندہیرا ہی اندہیرا ہے کہین روشنی کا اس جنگل مین نام تک دکھائی نہین دیتا اور بندہ کہین روشنی کو ڈہونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جاکر دیکھتا ہون۔ کہ ایک چیز ہے اور اس مین ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین مین روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہُوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جاکر کیا دیکھتا ہون۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہین اور وہان ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے۔ کہ۔ دیکھ یہی امام آخر زمان مسیح موعود قادیانی ہین۔ پس بندہ یہ بات سُنکر نہایت ہی خوش ہُوا ہے اور پھر خدمت عالیہ مین بندہ نے حاضر ہوکر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہین چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہوگیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہُوا اور پھر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہین۔ پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگون کو وعظ سنا رہے ہین اور بندہ پھر خدمت عالیہ مین حاضر ہُوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہوگیا ہون اور پھر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہوکر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اُتاری ہو اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیون اس قدر گھبراتا ہے اور کیون خواہ نخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسیطرح آنحضور سے اس عاجز کو بہت سا اطمینان دیا ہے۔ پھر تو عالیجاہا بندہ یہ خواب بھی دیکھکر دل و جان سے آپ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپکے دعوے کو برحق ماننے لگا۔ اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل نہین کیا بلکہ قدرتے ہی اس عاجز کے دل مین کوئی ایسی کشش ڈالی ہے۔ کہ یہ عاجز آپکے دعوی پر دل وجان سے مائل ہوگیا ہے اور سچ اور صاف صاف کہتا ہون۔ کہ آجکل دنیا مین کوئی آپ جیسا بشر نہین جو موجب نجات ہو۔ عالیجاہا آپ اتقی ترین ہین۔ اب براہِ مہربانی و برائے خدا بدین خط ہٰذا اس عاجز کو بھی بیعت مین داخل کرکے دعا کرین اور کوئی درود یا وظیفہ ضرور لکھین اور جواب سے سرفراز کرین۔ زیادہ حد ادب۔ مین ہون ایک عاجز بدنصیب غرقاب شدہ۔ نثار احمد احمدی قوم قاضی امام مسجد کالاخطائی۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الامۃ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال بلفظہ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم مین آئے ہین۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہان بارہ گھنٹہ سے چھ مہینے تک کے دن رات ہین ان الفاظ سے کیسے مطلب برآری ہوسکتی ہے؟

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم مین یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنون مین بادل کے سبب سے آٹھہ آٹھہ دن تک سورج دکھائی نہین دیا کرتا۔ ان دنون مین آپ نماز کا التزام کس بنا پر کیا کرتے ہین۔ ضرور آپ کہین گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہین۔ تو مین کہون گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہان سورج چند ماہ تک دکھائی نہ ہی دیتا ہو۔ قرآن کریم مین لکھا ہے۔ **یغضوا من ابصارھم**۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس پر کس طرح سے عمل کرے اس مین تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہین۔ یا یون سمجھہ لو۔ کہ قرآن کریم مین لکھا ہے اپنی بیویون سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام مین تکلیف بالا یطاق جائز نہین۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتھ کٹا چہرہ وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا**۔ قرآن کریم مین ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسےٰ و ابراہیم وغیرہ رسولون کے جو معجزے ہین ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہین اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم مین درج ہین قانون قدرت کے اندر ہین اور قانون قدرت کی حد بست نہین ہوسکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تہا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم سلامٌ علیہم سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تہے اور ان باتون کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیا امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو بھی بوجہ عدم توجہ شبہات اُٹھتے ہونگے اور ابتداء مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہین لائے ان کے تشکوک کی تو کوئی حد ہی نہین۔ مگر آپ یاد رکہین کہ جون جون انسان ایمان مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کو خدا کی قدرتون پر یقین ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہونچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیون کے ذریعہ سے صادر ہون ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جاتی ہے اور دوسرے لوگون کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہوسکتے ہین عمل مسمریزم کہلاتے ہین۔

پھر نجومی اور مسمریزمر اقتداری پیشگوئیان نہین کر سکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی نے کین۔ پھر نبیون کے کامون مین ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلےٰ نہین ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے مگر معجزات کا دعوی ہر ایک نہین کر سکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکہین۔ کہ مسمریزمرون کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہین ہوتا۔ کیا آجتک کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی مین خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہون۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کرین۔ میرے خیال ناقص مین وہ تو یہی کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی مین فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس مین سے آپکا سہری فقرہ بلفظہ درج کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہوگذرے ہین مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہوئے ان کے نام بنام ماننے والون کا ایک متحیر گروہ قائم رہا ہے اسلام مین اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہان تو حفاظت کا وعدہ بھی ساتھہ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہین ہوتا کہ ہر ایک بات مین برابری ہو۔ مثلاً کوئی مجھے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہین کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور نیز پنجے بھی ہو جاوین۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہین کہ مجھہ مین قوت پیدا ہو جاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط ہون۔ اور اگر خط د ج کو خط ا ب پر اس طرح سے رکہا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہو جائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط ا ب اور د ج آپس مین برابر ہین۔

یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر مین اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہون گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑ جاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ مین بھی اسی کو اپنا حَکَم سمجھنا چاہیئے۔ جہان تک مین نے غور اور تدبر سے کام لیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید مین ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہین اور نہ ہی کوئی ضرورت تہی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل واٰتینا عیسیٰ بن مریم البینٰت و ایدنٰہ بروح القدس الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسول اسی کتاب کو ماننے والے پے درپے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتھہ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ **انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا**۔ اور پھر فرمایا۔ **لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم**۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم مین دو ہی زمانون کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے۔ جیسے فرمایا **بعث فی الامیین رسولا منھم** اور پھر فرمایا۔ **واٰخرین منھم لما یلحقوبھم**۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بھی گردانا جیسے فرمایا۔ **کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم**۔ ایسا ہی اس سے بھی باریک دہاریک اور نہان در نہان جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہین۔ (باقی دیکھو صفحہ ۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہونے کے لئے کیا کیا شروط ہیں مجھ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہیں اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون میں میں یہ ظاہر کروں کہ فرقہ احمدیہ خدا تعالیٰ نے کن اغراض پر قائم کیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مخفی در مخفی رازوں کا جاننا انسانی طاقت سے بالا ہے اور انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے ہاں چند موٹی باتیں جو کہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہیں وہ بالکل ظاہر ہیں اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابوں میں بلکہ تمام کی تمام میں ان کی نسبت بہت بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے دس شرائط بیعت ہی بہت کچھ کافی ہیں اور انہیں فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہیں اور ان کی تمام کوششیں شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خدا تعالےٰ کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیاں جو کہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں کبھی پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس میں ہاتھ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہیں کہ آگ میں جلانے کی طاقت ہی ہے بلا سوچے سمجھے اس میں ہاتھ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جو کہ جانتا ہے اور اسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے، کبھی وہ گناہ اور بدیاں نہیں کر سکتا جن کا اس کو علم ہو مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پر ہے جس کا دماغ خدائی ارادوں کی ماہیت تک نہیں پہونچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہیں اس لئے ان گناہوں کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں ہوگا جو کہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہوں گے پس تمام گناہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخیں در شاخیں نکل کر طرح طرح کی بدیاں اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتیں پھیل جاتی ہیں پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلوں میں سے شرک کے بیج کا ستیاناس کر دے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ میں نئی نئی صورتوں میں انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیاروں سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت میں شرک کا زیادہ زور میزان میں کمی کرنے کی صورت میں تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہوں نے اس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر میں پھر نیکی اور تقویٰ کا بیج بویا۔

اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل میں سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیا طلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا اور یہ اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف میں ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس امّۃً واحدۃً لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفاً من فضۃٍ ومعارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگوں کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہو جائیں گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتیں اور سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا لیتے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہیں مگر ایک عظیم الشان حصہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیوں کی حالت ظاہر کر رہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ ان کے برابر دنیا میں کوئی مالدار نہیں۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تاکہ وہ آئندہ دجال کے قبضہ میں نہ آئے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھ کر احمدی وہی ہے جو کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کاموں پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خدا تعالےٰ نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے کہ ولتکن منکم امّۃ۔ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت میں رہیں اور ان فیوض رحمانی سے فائدہ اٹھاویں جو کہ ہر وقت اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں پس اس بات کو سوچ کر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھ سیکھنے آئیں ہر وقت علوم روحانی حاصل کر سکیں اور وہ تکالیف جو کہ مسافرت میں کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہیں ان کو نہ ستائیں چنانچہ وہ لوگ جو کچھ مدت یہاں رہ کر جاتے ہیں ان لوگوں سے جو کہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ علم و فضل میں بدرجہا بڑھ کر ہیں اور جو کام کہ حامیان میں شرک کی بیخکنی کے لئے ہو رہا ہے وہ ممکن نہیں کہ کہیں اور ہو سکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہیں کہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہوں نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کر کے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں جو کہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہیں دکھاؤ گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کر دی۔ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستوں کو چھوڑا مالوں کو فدا کر دیا اور جانیں لڑا دیں اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے راتوں انہیں نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہوں نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خدا تعالیٰ کا نام تمام دنیا میں بلند ہوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسیقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آئندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ میں داخل ہونے کے بعد تمہاری جانوں پر کوئی سختی نہیں رہا حالانکہ صحابہ کی جانیں ہر وقت خطرہ میں تھیں۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہیں تھی۔ ان میں اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چرجاتی تہین اور وہ اس تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تہو۔ پھر وحشی عرب مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تہو اور وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تہین۔ مگر اسلام سے پھرنا قبول نہ کرتی تہین۔ پھر مالی رنگ مین بہی انہون نے کچھ کم قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گھربار کو چھوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے اپنے مالون کا بہت ساحصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لاکر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے پر کہ تم نے گھر مین کیا چھوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم لوگون کو تو اس قدر آسانی ہوگئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ اس وقت دنیا مین حُبّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس قدر آسانی کے پھر تم سستی دکھاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کرو گے تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دو۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جو وعدہ تم نے کیا تہا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ قربانی کر دو۔ کہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ اور تمہارے لئے بہی وہی الفاظ استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشاء کے مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین بجائے اس کے کہ ان کو کہانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام سے دین سیکھتے ہین اور واپس جاکر اپنے اپنے وطن مین تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری مد دین کی اشاعت کی یہی ہے اس لئے سب سے زیادہ اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی مدد کر کے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے والے لوگ بہی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت اس قدر ثواب نہ ہوگا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود بڑے بڑے کام چھوڑ کر لنگر کے لئے تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچھلے بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تہی جس پر لوگون نے کچھ توجہ کی ہے مگر وہ ابہی کم توجہ ہے مگر جب تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تہا یعنے یہ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے لوگ بہی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑھ کر اس ذخیر مین بہت ساحصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم کو اپنے فرائض خود سمجھنے چاہئین اور اپنے ان وعدون کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تہو تاکہ خدا تعالیٰ بہی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ اپنے وعدہ کا پابند ہے۔

پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے جس کو ہر وقت اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار بشیر الدین محمود احمدؐ

تصنیف راؤ مصنف نیکو کند بیان

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے ایک رسالہ طریقہ احمدیہ چھپوایا ہے ہرچند کہ اس کا حجم قلیل ہے مگر اس مین مضمون تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت مین تہا ان تمام عقائد احمدیہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھ پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور آیت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچون خصوصاً دیہاتیون کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ نجات المومنین کو کہتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتھ مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے کیونکہ اس کے دیکھنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہے قیمت ۳ فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔ انہین پچیس جلد بھیجی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء جس کے ضمن مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود پر صلوۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ دوزخ ہمیشہ نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح۔ تیمم اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت۔ بسم اللہ۔ آمین۔ فاتحہ خلف الامام

(سلسلہ کیلئے دیکھو صت)

مگر خطوط میں ان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حق طلب کے لئے جو کچھ مین نے اُوپر درج کیا ہے وہ کافی ہے۔ آپ بار بار پڑھین اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آجائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفاء کا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہے اس لئے نہ ہی ہمین یہ ضرورت ہے جو ان خلفاء کی تلاش کرتے پھرین۔ صرف خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا معلوم کرنا ضروری اور لابدی تھا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسے موسے کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بھی بہت سے وجوہات ہین جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہین۔

سوال نمبر ۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ آپکا خیال غلط ہے۔ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اولئک ہم الفاسقون کا جرم عائد ہو جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ موسے کے خلفاء کی طرح اس اُمّت مین بھی خلفاء ہوتے رہے ہین گو ہمین ان کے نام معلوم نہ ہون۔ ہمین تو بہت سے نبیون کے بھی نام معلوم نہین اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمین بتائے ہین اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس مین وہ سب باتین پائی جاتی ہون جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لئے ضروری ہے اور اس نے خود بھی امامت کا دعویٰ کیا ہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہین اور جب تک ہم پر اتمام حجّت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے مین معذور ہین۔

سوال نمبر ۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا ہین تو آٹے کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تھا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہین اس نے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ جب نوح کیوقت طوفان آیا تھا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کئے گئے تھے اور بہتیرے معصوم بچے ہلاک کئے گئے تھے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تھا تو غرباء ہی پہلے ہلاک ہوئے تھے اور موسیٰ کیوقت مینڈکون جھڑون اور طرح طرح کی آفات ارضی وسماوی کا عذاب آیا تھا مگر آپ جانتے ہین۔ کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تھا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہر صورت دونون پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہین کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی اشیاء سے شروع ہو کر بڑی اشیاء تک پہنچتا ہے۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے۔ تو پہلے دیاسلائی کا رگڑ کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پھر کاغذات اور دھجیاں وغیرہ جلتی ہین اور پھر چھوٹی چھوٹی لکڑیان متاثر ہوتی ہین حالانکہ مکان والا بدستور کی طرح عیش وعشرت مین سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے شہتیر یان متاثر ہوتی ہین اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آنًا فانًا گھر کا گھر بمعہ مالک کے جل سڑ کر راکھ ہو جاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ سب پہلے مچھرون اور پھر چوہون اور پھر غرباء مین پھیلتی ہے اور آخر امیرون کی باری آجاتی ہے یہان تک کہ حضرت صاحب نے یورپ کے لئے بھی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ افواج شاہی مین نظر آرہا ہے۔ دیکھو پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کمانڈر انچیف کی کب باری آتی ہے۔ خط مین گنجائش نہین ورنہ مین زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر ۶۔ مہدی ومسیح کی بشارت کی حدیثین بناوٹی ہین کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا۔ اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ مین احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانو نپر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرین کیونکہ پہلی کتاب مین ہر ایک پیچھے سے آنیوالی کی ایسے لفظون مین بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتون کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانون سے سُنا اور اپنی آنکھون سے دیکھا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بھی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتا ہوگا۔ مین پوچھتا ہون۔ اگر توریت مین یا کسی اور صحیفہ مین لکھا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلان کنوارپن مین ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور آمنہ کا جایا مکہ کی بستی مین ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیون پڑتے اور لاکھون کی تباہی کی نوبت کیون آتی۔

جن دلائل سے پہلے نبیون کی سچائی ثابت ہے، انہین دلائل سے حضرت مسیح موعود بھی سچے نبی ہین۔ سوال نمبر ۳ کو بمعہ جواب ۴ دوبارہ پڑھین۔ اور پھر یاد رکھین۔ کہ اللہ کریم نے ہمین تاکید کی تھی۔ کہ ہر نماز مین غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہین تا ایسا نہ ہو کہ کہین یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور **ولقد اتینا موسی الکتاب من قبل**۔ اگر مین ان آیات کی تشریح کرون۔ تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بھی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانین گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کرین گے جیسے توریت مین لکھا تھا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی تھی۔ اسی لئے اس مین تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈمڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہو گئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تھا۔ ورنہ یہان بھی وہی حال ہوتا۔ یا یون سمجھ لین۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑھین گے اور بعض انکار کرین گے۔ اسی طرح مندرجہ بالا آیت مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی مین بھی دل زنگ آلودہ ہو جایا کرتے ہین۔ اور ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب مردون کو زندہ کرنے کے لئے ہم مزکی بھیجا کرتے ہین اور یہ حکم مسلمانون کو دیا گیا تھا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پر نہین آئین گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہون گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لئے مثیل عیسےٰ کا انکار بھی ہو جو اباتو کو ذرا غور سے پڑھین۔ بہت جگہ مین نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

(بادشاہان کی تباہی)

تحصیل پکوال ضلع جہلم مین ایک گاؤن بادشاہان نام ہے یہان طاعون نے سخت بربادی کی ہے اس ضلع مین بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میّت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک اونٹنی لیکر ایک میت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بھی ہوا ہے کہ ایک عورت مرگئی جس کا کوئی وارث نہ تھا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ

رسید زر

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء

۲۶۵ - عمر دین صاحب ؏
۹۶۹ - احمد علی صاحب ۴ر
۴۴۵ - عبد القدوس صاحب ؏
۱۳۷ - غلام حسین صاحب ے
۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب ؏
۳۴۴ - شمس دین صاحب ے
۲۴۹ - بابو حیدر علی صاحب ے
۱۶۲۵ - نادر خان صاحب ے

۳۱ مئی ۱۹۰۷ء

۱۲۲۹ - حکیم کرم الہی صاحب ے
۱۵۲۴ - منشی عطا محمد صاحب ے
۲۷۵ - اللہ داد صاحب ے
۱۵۸۴ - سلطان علی صاحب ؏

یکم جون ۱۹۰۷ء

۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب ے
۳۴۶ - عبد اللہ خان صاحب ے
۱۶۲۶ - محمد شاہ صاحب ے

۲ جون ۱۹۰۷ء

۱۲۰۵ - سعید اللہ صاحب عمر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد بن عبد اللہ - بوریا نوالی کہاریاں گجرات
والدہ ولیداد " " "
ہمشیرہ ولیداد " " "
محمد " " "
محمود " " "
احمد معہ عیال سوپران - ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
پوہر - گلہ کمہاراں - سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چہور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب " " "
غلام قادر صاحب " " "
کھیڑا - کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
محمد دین صاحب کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
حسین بخش " " "
محمد - گٹھالیان سترہ سیالکوٹ
علی محمد " " "
علی گوہر " " "
مسمات حاکم بی بی " " "
مسمات حیات بی بی " " "
اسمٰعیل صاحب " " "
عبد الغنی " " "
حسین بی بی " " "
شاہ محمد صاحب " " "
مسمات وولی " " "
نور احمد صاحب " " "
جان محمد صاحب " " "
ابراہیم صاحب " " "
شیر علی صاحب " " "
غلام قادر صاحب " " "
مسمات محمد بی بی " " "
مسمات زینب بی بی " " "
شادی " " "
مسمات مہتاب بی بی " " "
اہل بیت فضل احمد نمبردار " "
رحیم بخش صاحب تاوڑہ - رعیہ سیالکوٹ
فوجدار " " "
ولیداد " " "
مہر الدین " " "
حاکم " " "
اللہ دتا " " "
خیر الدین " " "
طالع مند " " "
عبد الاحد - اننہ گام بندہ پور کشمیر
محمد عظیم صاحب شاہدرہ - لاہور
نواب - کٹھالیان سترہ سیالکوٹ
اہلیہ " " "
غلام محمد " " "
علی محمد " " "
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد " "
منشی خدا بخش صاحب دو الیال پنڈ دادنخان
محمد خان - نورا - ضلع گجرات
بہادل خان " " "
سردار خان " " "
اہلیہ محمد خان " " "
دختر پیر اندتا " " "
شاہ محمد صاحب گٹھالیان پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر " " "
اروڑا " " "
عمر بی بی اہلیہ اروڑا " "
عمر دین " " "
اللہ دین " " "
اللہ دتا " " "
بوٹا " " "
بہادل " " "
شکر اللہ " " "
غلام رسول " " "
ولیداد " " "
سید محمد " " "
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول " "
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد " "
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد " "
سید بی بی دختر غلام رسول " "
اللہ بی بی زوجہ حیات محمد " "
غلام قادر " " "
شکر دین " " "
فتح دین " " "
محمد بی بی اہلیہ فتح دین " "
والدہ فتح دین " " "
برکت بی بی اہلیہ طالع اللہ " "
غلام رسول " " "
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول " "
رحمت اللہ " " "
رحمت بی بی دختر غلام رسول "
محمد خان " " "
احمد خان " " "
محمود خان " " "
فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گٹھالیان پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان " "
حیات بی بی اہلیہ محمد خان " "
پیر محمد صاحب " "
فضل دین صاحب " "
حسین بی بی " " "
ولیداد " " "
حاکم بی بی زوجہ ولیداد " "
امام الدین صاحب " "
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین " "
حسین بی بی دختر ملنگ شاہ " "
کالو - میکالیان - سالارہ ضلع لاہور
محمد الدین " " "
نور الدین " " "
اہلیہ کالو " " "
جھنڈا - مقبول کا لاخطائی میانی سیالکوٹ
غلام محمد " " "
محمد الدین " " "
برکت علی مدرس مدرسہ گھرہ گجرات
روشن خان صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
عجب بی بی " " "
میر ناز " " "
نتھو بیگم " " "
اہل بیت روشن " " "
مرزا بیگم " " "
سید عالم " " "
چودہری نتھو معہ اہلیہ کیتھو والی کھیوہ باجوہ
کلاس والہ سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کیتھو والی کھیوہ باجوہ کلاس والہ
خیر الدین صاحب " " "
والدہ چودہری بائع دین صاحب " "
اہلیہ " " "
چودہری حسین بخش صاحب " "

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ چہار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱ - یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہوگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲ - منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ - ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کردیجاویگی۔

۹ - منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے

معصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے

اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۲/۸ مجلد سے ۳ر

درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دین

نورالدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

دفتر بدر ایجنسی سے دو کتب مل سکتی ہین چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن پر دو حصہ (کہتر اصفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چہپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سرالشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین۔ قیمت ا ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ا ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۸ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۲ر

الوصیتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ا ر

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ا ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ا ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کالمن احمدی الاداد دوالے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خداتعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمادے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

الشتہر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجہے خود ان کے ساتہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائین گے وہ خوش ہون گے۔ معاملہ کو با برکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار رون مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدو خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑہئی احمدی موضع گولیکی ضلع گجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچہا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ خط و کتابت مجہ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گجرات

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چہاپا گیا۔